E.Mail: shaboroze67@yahoo.com
آزاد اور حقیقت پسند صحافت کے 24 سال
سرکاری اور نجی اشتہارات ABC کیلئے باقاعدہ منظور شدہ
ہفت روزہ
شب و روز
خانیوال
بانی: محمد رب نواز اختر (مرحوم)
فون: 2552300
Weekly SHABO-ROZE KHANEWAL
ایڈیٹر امتیاز علی اسد
جلد نمبر 12 | شمارہ نمبر 60
سوموار 15 تا 21 اپریل 2013
ڈسٹرل نمبر 7928 | قیمت 5 روپے
بچوں کی تعلیم و تربیت کو اپنی بہترین مصروفیت قرار دیجئے

# شمولیتی تعلیمی نظام...... موثر تعلیمی نظام

تحریر: فیاض یٰسین

یہ ایک مڈل کی سطح کے سرکاری سکول کا منظر ہے۔ سکول میں خلاف معمول کافی خاموشی ہے۔ زیادہ تر کمروں کو تالا لگا ہوا ہے اور بچے سکول کے وسیع لان کے ایک کونے میں لگے سایہ دار درختوں کے نیچے گھروں سے لائی گئی بوریوں پہ بیٹھے پڑھ رہے ہیں۔ 150 کے قریب ان بچوں کے عین درمیان ایک کرسی پر ایک عمر رسیدہ استاد تشریف فرما ہیں۔ جو کہ ان بچوں کو ہر چند منٹ کے بعد سبق پر دھیان دینے کی تلقین کرنے کے بعد اونگھنے لگتے ہیں۔

موسم کی گرمی برداشت کرتے، گرد میں اٹے، میلے اور بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس، خستہ حال اور پھٹی ہوئی کتابوں کی مدد سے علم کی دولت سمیٹتے یہ بچے نہ صرف کافی پر اعتماد ہیں، بلکہ اپنی درسی کتب پر دسترس بھی رکھتے ہیں۔ سکول کے معائنہ کرنے کے لیے اچانک وارد ہونے والے مہمانوں کو تجسس نظروں سے دیکھتے ان بچوں کے اپنی کتابوں پر انہماک میں کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ وہ اور زور و شور سے سبق یاد کرنے میں لگ جاتے ہیں۔ اسی سکول کے دوسرے کونے میں ایک خاتون ٹیچر 100 کے قریب نسبتاً چھوٹی عمر کے بچوں کو بیک وقت منظم کرنے اور سبق دینے میں مصروف ہے۔ شدید گرمی میں سکول کے بے سایہ لان میں بیٹھے نہ صرف یہ بچے بے زار اور کملائے ہوئے لگ رہے ہیں۔ بلکہ ان کی استاد بھی شدید تھکاوٹ اور بے بسی کا نمونہ بنی ہوئی ہے۔ قریباً 15-18 کے ٹیچنگ سٹاف والے اس سکول کے باقی اساتذہ تمام بچوں کو ان دو استادوں کے حوالے کر کے، گورنمنٹ آف پنجاب کی جانب سے منعقد کیے گئے ایک سروے کے لیے گئے ہیں۔ اس سروے کا مقصد ایسے بچوں کی تعداد کا اندازہ لگانا ہے جو سکول جانے کی عمر کو پہنچنے کے باوجود باقاعدہ تعلیم کے لیے ابھی سکولوں میں داخل نہیں ہو سکے۔ سکول سے باہر ان بچوں کی تعداد کا اندازہ لگانے کے بعد ان بچوں کو سکول داخل کرانے کی ذمہ داری بھی ابھی انہی اساتذہ پر ہے۔

اساتذہ کو تفویض کی گئی ان نئی ذمہ داریوں پر بات کرنے سے پہلے، گورنمنٹ آف پنجاب کے ان اقدامات کا ذکر ضروری ہے جو کہ وہ صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں تمام بچوں کو تعلیم کی فراہمی کے لیے کر رہی ہے۔ ان اقدامات میں چند ایک تو نئے بچوں کو سکولوں میں داخل کرانے سے متعلق ہیں۔ چند ایک اساتذہ کی غیر حاضری کو کنٹرول کرنے کے لیے ہیں جبکہ باقی ماندہ عموماً انتظامی نوعیت کے ہیں۔

پنجاب گورنمنٹ کے تعلیم کے لیے کیے گئے یہ اقدام بظاہر تو خوش آئند ہیں تاہم زمینی حقائق کا جائزہ لینے کے بعد ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ اقدامات ناکافی ہیں اور مسئلے کی اصل وجہ کا ادراک کرنے اور اسے حل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر ضلع خانیوال اور وہاڑی کے تناظر میں بات کی جائے تو محدود انسانی، مادی اور معاشی وسائل کی بدولت اساتذہ سکول میں داخل ہونے والے نئے بچوں کو یکساں توجہ نہیں دے سکتے۔ علاوہ ازیں نئے بچے داخل ہونے کے سبب سکولوں میں پہلے سے کمی کا شکار سہولیات مثلاً فرنیچر، کمرے، لیٹرین اور پینے کے صاف پانی مزید فقدان کا شکار ہو جاتی ہیں۔ مگر ان نئے پیدا ہونے والے مسائل کا یہ مطلب نہیں کہ حکومت کی طرف سے جو تعمیری کام کیے گئے ہیں یا کیے جا رہے ہیں ان کو ختم کر دیا جائے، بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ معاشرے کی سطح پر شہریوں کی طرف سے تعاون کو یقینی بنایا جائے اور ان کی طرف سے موصول ہونے والے تعمیری تنقید اور کوششوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ان میں زیادہ تر مسائل کا حل کیا جائے۔ پاکستان میں اگر چند ایک بڑے تعلیمی مسائل کا احاطہ کیا جائے تو ان میں سے درج ذیل مسائل یقینی طور پر سرفہرست آئیں گے۔

1- سکول جانے کی عمر کے باوجود بچوں کی ایک بڑی تعداد کا سکول نہ جانا۔

2- سکول داخل ہونے والے بچوں کی ایک بڑی تعداد کا تعلیم مکمل کیے بغیر سکول چھوڑ جانا۔

3- دیہات میں موجود سرکاری سکولوں میں اساتذہ کی غیر حاضری کی ایک بلند شرح

4- سکولوں میں مناسب سہولیات کا نہ ہونا۔

5- تمام مسائل کا ذمہ دار حکومت کو ٹھہرا کر معاشرے کا اپنے فرائض سے پہلوتہی کرنا۔

6- ڈسپلن اور کتابوں کی کمی اور بیشتر علاقوں میں "Ghost" سکول۔

دنیا بھر میں ہمارے ہی جیسے تعلیمی مسائل سے گزرنے والے کئی ممالک اب ان مسائل پر مکمل قابو پا چکے ہیں۔ تاہم یہ صرف وہاں کی متعلقہ حکومتوں کی کاوشوں کا نتیجہ نہیں، بلکہ وہاں کے شہریوں کا بھی اس کامیابی میں بڑا حصہ ہے۔

## شمولیتی سکول گورنس کا نظام

شمولیتی سکول گورنس کا نظام، ترقی یافتہ دنیا میں رائج ایک تعلیمی نظام ہے جس میں کسی بھی سکول کے انتظام و انصرام کی ذمہ داری صرف حکومتوں پر نہیں چھوڑی جاتی۔ بلکہ اس نظام میں تعلیم اور تعلیمی سہولتوں کی بہتری کے لیے تمام لوگ، چاہے ان کا تعلق کسی بھی شعبے سے ہو، اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ پاکستان میں شمولیتی سکول گورنس کا نظام ایک نیا خیال نہیں ہے۔ بلکہ ملک بھر میں بہت عرصے سے اس پر کام ہو رہا ہے۔ اس نظام کی ایک مروجہ شکل سکول مینجمنٹ کمیٹی ہے جو کہ کسی بھی سرکاری سکول میں موجود اساتذہ، والدین اور متعلقہ علاقے کے معزز اور ذمہ دار لوگوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کمیٹی کا بنیادی مقصد سکول کے انتظامی امور میں شفافیت لانا ہے اور کمیونٹی سے متعلقہ دیگر مسائل میں اساتذہ کا ہاتھ بٹانا ہے جسے اپنے طور پر انجام دینے میں انہیں کسی مشکل کا سامنا ہو۔ تاہم ہمارے سرکاری سکولوں میں عمومی طور پر یہ کمیٹیاں یا تو وجود ہی نہیں رکھتیں اور اگر موجود ہوں بھی تو فعال نہیں ہیں۔ ان کمیٹیوں کے ممبران زیادہ تر ایسے لوگ ہوتے ہیں جنہیں یا تو سکول کے معاملات میں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی، یا ان کے کمزور سماجی رتبے کی بنیاد پر اساتذہ، انتظامیہ اور والدین ان کی بات کو اہمیت نہیں دیتے۔

اگر متعلقہ کمیونٹیز اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے ان سکول مینجمنٹ کمیٹیوں میں فعال کردار ادا کریں تو ان سکولوں کے بہت سارے مسائل بغیر حکومت کی مداخلت کے حل ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی سکول کی بنیادی ضرورتوں کے تناظر میں بات کی جائے تو ایک موثر سکول مینجمنٹ کمیٹی علاقے کی سیاسی قیادت پر دباؤ ڈال کر یا باہمی تعاون کے ذریعے سکول کی بنیادی ضروریات مثلاً چار دیواری، لیٹرین، پینے کے صاف پانی اور فرنیچر کی فراہمی اور کمروں کی تعمیر کے لیے مطلوبہ فنڈز کی فراہمی یقینی بنا سکتی ہے۔ کمیونٹی کی موثر مانیٹرنگ کے نتیجے میں اساتذہ کی کارکردگی بہتر بنائی جا سکتی ہے اور باقی ماندہ کمیونٹی پر اثر انداز ہو کر سکول جانے والی عمر کے ہر بچے کو سکول داخل کرا سکتی ہے۔

## شمولیتی سکول گورنس کا نظام اور سیاسی نمائندوں کا کردار

ہم ایک ایسے معاشرے میں رہ رہے ہیں جہاں پر عام لوگوں اور سیاسی نمائندوں کی سیاسی ترجیحات صرف تھانہ کچہری کے معاملات اور کمیشن کھانے کے چکر میں پہلے سے بنی ہوئی سڑکوں کو توڑ کر دوبارہ بنانے تک محدود ہو چکے ہیں۔ سیاسی نمائندے اپنے علاقے کے پسماندہ طبقات کے نام پر ہر سال کروڑوں روپے کا ڈویلپمنٹ بجٹ حکومت سے وصول کرتے ہیں، مگر اس بجٹ کو خرچ کرنے کی ترجیحات کیا ہوتی ہیں یہ بتانے کی زحمت نہ یہ سیاسی نمائندے کرتے ہیں، نہ کم علمی کی وجہ سے لوگ ان سے پوچھتے ہیں۔

اگر شمولیتی سکول گورنس کا نظام فعال ہو اور معاشرے کے ایماندار اور با اثر لوگ اس کے ممبران ہوں تو سیاسی قیادت کو مجبور کر سکتے ہیں کہ ڈویلپمنٹ کے نام پر وصول کی جانے والی رقم کو ترجیحی بنیادوں پر علاقے کی سکولوں کی بحالی اور ان میں سہولیات کی فراہمی کے لیے خرچ کریں۔ مزید برآں سیاسی نمائندوں کو ووٹ کی یقین دہانی بھی اس شرط پر کرائی جائے کہ وہ ہمیشہ علاقے میں موجود سکولوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے اپنا موثر کردار ادا کریں گے۔

## تعلیمی سہولتوں کی فراہمی اور میڈیا کا کردار

ہمارے تعلیم اور صحت جیسی بنیادی اور اہم مسائل کے حل نہ ہونے کا ایک بڑا سبب ہمارے موثر میڈیا کی غلط ترجیحات بھی ہیں۔ معمولی سے معمولی سیاسی واقعہ کی گھنٹوں اور ہفتوں کوریج کرنے والا پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا تعلیم اور صحت کے مسائل پر چنداں توجہ نہیں دیتا، باوجود اس حقیقت کے کہ صحافتی برادری کا ایک بڑا حصہ تعلیم اور صحت کی سہولیات کی فراہمی کے لیے سرکاری اداروں پر ہی انحصار کرتا ہے۔ اگر میڈیا علاقے کی خستہ تعلیمی حالت کو اجاگر کرے اور علاقے کی سیاسی قیادت سے اس کے مسائل پر جواب طلبی بھی کرے۔ تو یہ ممکن نہیں کہ سیاسی نمائندے ان مسائل سے مسلسل چشم پوشی اختیار کر سکیں۔ ایک معاشرے کا اہم حصہ ہونے کے سبب اور ریاست کے اہم ستون ہونے کی وجہ سے یہ میڈیا کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی ترجیحات کا از سر نو تعین کرے اور علاقے کے تعلیمی مسائل موثر طور پر اجاگر کرے۔

## بہتر تعلیمی سہولیات والدین اور معاشرے کی ذمہ داری

غربت سے چھٹکارا پا کر، ترقی پذیر سے نکل کر ترقی یافتہ کی صف میں شامل ہونے والے کئی معاشرے اور ملک یہ کارنامہ صرف تعلیم کی بنیاد پر ہی سرانجام دے پائے ہیں۔ اس سخت مقابلے اور معاشی تنگی کے دور میں موجود اور آنے والی نسلوں کے لیے اگر غربت سے چھٹکارا پانے کا کوئی طریقہ ہے تو وہ معیاری تعلیم کی فراہمی میں ہی مضمر ہے۔ تعلیم کی اس اہمیت کے پیش نظر اپنے بچوں کے معاشی، معاشرتی اور سماجی مستقبل کے لیے والدین اور معاشرے کو اپنا مطلوبہ کردار ادا کرنا پڑے گا۔ جس میں صرف بچوں کو سکول داخل کرانا ہی شامل نہیں بلکہ شمولیتی تعلیمی نظام جیسے پروگراموں کے ذریعے تعلیم کے بہتر معیار کو بھی یقینی بنانا ہے۔

## ایس ڈی پی آئی (SDPI) کا کردار

سسٹین ایبل ڈویلپمنٹ پالیسی انسٹیٹیوٹ (ادارہ برائے پائیدار ترقی) جو کہ اسلام آباد میں واقع ایک ریسرچ اور پالیسی کا ادارہ ہے پاکستان میں معیاری تعلیم کی سب کو فراہمی یقینی بنانے کے لیے شمولیتی تعلیمی نظام اور عوامی احتساب (Social Accountabilidy) کے پروگراموں کو پھیلانے کے لیے کام کر رہا ہے۔ اس کے لیے آئندہ ایک سے ڈیڑھ سال کے دوران ایس ڈی پی آئی Citizen Report Card سروے کے ذریعے ضلع خانیوال اور ضلع وہاڑی کی تعلیمی صورتحال پر مستند معلومات اکٹھی کر کے شہریوں، سیاسی نمائندوں، تعلیم سے منسلک حکومتی/سرکاری ملازموں، میڈیا کے نمائندوں اور معاشرے کے دیگر طبقات تک پہنچائے گا اور ان سب پر مشتمل ایک مشترکہ پلیٹ فارم بنائے گا جہاں سے سروے کے ذریعے سامنے آنے والی تعلیمی نظام کی خرابیوں کو مشترکہ کوششوں سے دور کیا جائے گا۔

## پروگرام کے متوقع نتائج:

ایس ڈی پی آئی کے تعلیم بارے اس پروگرام کا بنیادی مقصد پرائمری اور مڈل کی سطح کے سرکاری سکولوں میں اساتذہ کی غیر حاضری کو کم کرنا، سکول جانے کی عمر کے بچوں کو سکولوں میں داخل کرانا اور پہلے سے داخل بچوں کے لیے معیاری تعلیم کی تسلسل سے فراہمی، متعلقہ کمیونٹی کے تعاون سے یقینی بنانا شامل ہے۔ ضلع وہاڑی اور خانیوال میں موجود اس پروگرام کا اجراء ملٹی آئیڈیاز اور یو کے ایڈ کے تعاون اور اشتراک سے کیا جا رہا ہے۔